احمد معاویہ

"امت" کے صفحات میں امت کی دل آزاری

حال ہی میں کراچی سے ایک نیا روزنامہ "امت" کے خوبصورت نام سے شروع ہوا ہے جو ہفت روزہ "تکبیر" کے ادارہ کے صحافیوں کی زیرِ ادارت نکل رہا ہے۔ اس کا اعلان کچھ عرصہ سے سنتے آرہے تھے، اس نام کی وجہ سے خیال ہو رہا تھا کہ یہ جریدہ پاکستان کے دیگر روزناموں کی طرح دین دشمن پالیسیوں، یورپ سے برآمدہ عریانیت اور فحاشی سے مملو تہذیب و ثقافت، اور یورپین فلسفہ و فکر سے آلودہ نہیں ہوگا۔ بلکہ یہ دینی اقدار و روایات کا حامل، اور اسلامی فکر و نظر کا آئینہ دار ہوگا۔ اور ہم ایسے بنیاد پرستوں کو ایک خوبصورت روزنامہ پڑھنے کو ملے گا۔ گو اس میں وہ آلائشیں نہیں ہیں جو اس دور کے اخبارات کا طرۂ امتیاز ہیں۔ مگر وہ کچھ بھی نہیں جس کا خیال کیا جا رہا تھا۔ لیکن اس پر ایک خاص طبقہ کی چھاپ پڑھنے والے کو واضح نظر آتی ہے۔ اور وہ مودودی طبقۂ فکر ہے۔ اس تحریر کا محرک وہ افسوسناک اور ملال انگیز کالم ہے جو بدھ ۲۱ اگست ۱۹۹۶ کی اشاعت میں شامل ہے۔ ابھی اس اخبار کو جمعہ جمعہ آٹھ دن بھی نہیں ہوئے کہ اس نے بھی مودودی صاحب کا قلم سنبھال کر تاریخ اسلام خاص طور پر سیرت صحابہ پر شبخون مارنا شروع کر دیا ہے۔

"ابو مسلم خراسانی" کے فرضی نام سے کسی صاحب کا "ماجرا" شائع ہوا ہے۔ عنوان ہے "حضرت معاویہ کا دستر خوان" پہلے آپ اس کے مندرجات ملاحظہ فرمائیے۔ شروع یوں ہوتا ہے۔

> "حضرت امیر معاویہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کس طرح مختلف تھے؟ انہوں نے اپنا دستر خوان وسیع کر لیا۔ ان اصولوں کی پاسداری کی بجائے، جن کی تعلیم پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تھی۔ دنیاوی حکمت و تدبیر نے لے لی۔ اور خزانۂ عامرہ امیر کی دسترس میں آگیا۔ میرا احساس یہ ہے اور تاریخ اس پر گواہی دیتی ہے کہ بعد میں آنے والے مسلمان حکمرانوں نے بالعموم حضرت امیر معاویہ کی پیروی کی۔ انہیں اقتدار کا جلال اور کروفر عزیز ہو گیا۔ ملک میں اس وقت حکمرانوں کے اللے تللے زیر بحث ہیں۔ بجٹ بتاتا ہے کہ صرف ایوان صدر اور ایوان وزیر اعظم کے اخراجات ۷۰ اکروڑ روپے ہیں ملک بھر کے اسپتالوں اور معالجوں کیلئے مختص رقوم اس سے کم ہیں۔"

اس کے بعد خراسانی صاحب نے مختار مسعود کی تازہ کتاب "لوحِ ایام" سے ایک طویل اقتباس درج کیا ہے۔ جو اس کا ماحصل ہے جس میں ایرانی گماشتوں، خونخواروں، انسانیت کے دشمنوں اور انسانی شکل و صورت میں چلتے پھرتے شیطانی ہیولوں کی سادگی و فروتنی کے مظاہر ذکر کیے گئے ہیں۔ کالم نگار نے اس کا

سہارا لیکر اپنے کالم کا پیٹ بھرا ہے۔ اور اپنی روزی حلال کرنے کی کوشش کی ہے۔

سوال یہ نہیں کہ کالم نگار نے ان آگ پرست مجوسیوں کی ناپاک اولاد کی تعریف کیوں کی ہے؟ ہماری بلا سے، خراسانی صاحب چاہیں تو خود بھی اپنا تعلق انہی سے جوڑلیں۔ اور اگر ہیں تو اللہ جلد انہیں اپنی عاقبت دکھائے۔ سوال یہ ہے کہ انہوں نے مودودی صاحب کے نقش قدم پر چل کر "امت" کے صفحات پر پوری امت کے اذہان میں تشکیک و شبہات کے جو بیج بونے کی کوشش کی ہے اسے کیا نام دیا جائے؟

ہم نہیں جانتے کہ سیدنا معاویہ سلام اللہ ورضوانہ علیہ کے ناقدین کیا ہیں، ان کا شجرۂ نسب کیا ہے اور ان کا حدود اربعہ کیا ہے؟ اور سیدنا معاویہؓ کے متعلق تاریخ کیا ہذیان بکتی ہے؟ ہاں اگر جانتے ہیں تو یہ کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ تاریخ اسلام کے وہ فرد فرید ہیں جنھیں حضور نبی کریم علیہ الوہ التحیتہ و التسلیم کی جلوت و خلوت میں مصاحبت کا شرف حاصل رہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں "کاتب وحی مبین" کے عظیم منصب پر فائز کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کیلئے دعائیں فرمائیں۔ کبھی فرمایا۔

اے اللہ معاویہؓ کو کتاب و حساب کا علم عطا فرما اور عذاب سے بچا۔

کبھی فرمایا۔

"اے اللہ (معاویہؓ) کو ہدایت دینے والا، اور ہدایت پانے والا بنا، اسے بھی ہدایت کر اور اس کے زریعے دوسروں کو بھی ہدایت دے۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں خلافت کی بشارت دی اور اس میں برکت و استحکام کی دعا فرمائی۔

کسی ایسے صحابی کے متعلق یہ گمان کرنا جن کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم یوں دعائیں فرما چکے ہوں کہ وہ معاذ اللہ عیش پرستی میں پڑگئے تھے۔ اور انہوں نے دستر خوان وسیع کر لیا تھا۔ اور یہ کہ اقتدار کا جاہ و جلال اور کروفر عزیز ہو گیا تھا۔ کس فکر و نظر کی نمائندگی کرتا ہے؟ ظاہر ہے یہ اسی طبقۂ خبیثہ کی نمائندگی ہے جس کی مدح میں پورا کالم شائع ہوا ہے۔

خراسانی صاحب کو شاید علم نہیں کہ سیدنا معاویہ آج کے دور کے کسی ملک کے حکمران نہیں تھے۔ جو امریکہ ایسے بدمعاش کا غلام بے دام ہو۔ اور نہ ہی آج کی طرح بے نظیر دستر خوان سے عیاش لوگ متمتع ہونے والے تھے۔ بے نظیر یا ازیں قبیل کسی بھی حکمران کے دستر خوان پر تو کسی بے چارے غریب کا سایہ بھی نہیں پڑسکتا جبکہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے دستر خوان کی وسعت صرف غرباً، یتامیٰ اور مسافروں کیلیئے تھی۔ خراسانی صاحب کو خزانۂ عامرہ کے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں جانے پر بڑا افسوس ہے۔ کہا جاسکتا ہے۔ (اللہ تعالیٰ اس خیالِ بد سے بھی بچائے) کہ حضرت علیؓ اسی وجہ سے حضرت معاویہؓ کے خلاف برسرپیکار رہے۔ بعد میں سیدنا حسن و حسین رضی اللہ عنہما بھی اسی خزانۂ عامرہ کے حصول کے لئے کوشاں رہے؟ حالانکہ

ایسا نہیں۔

سیدنا معاویہؓ کی بارگاہ سے تو حسنین کریمین سالانہ لاکھوں روپے لے کر آتے اور غرباء ومساکین میں تقسیم کردیتے۔ سیدنا معاویہؓ کے دور میں رفاہی ریاست تھی۔ سارا بیت المال ملک اور قوم پر خرچ کیا جاتا۔ خراسانی صاحب نے موجودہ حکمرانوں کے اللوں تللوں کو عہدِ سیدنا معاویہؓ سے تشبیہ دی ہے تو پھر جماعتِ اسلامی نے ضیاء الحق کے عہد میں جو مراعات اور مفادات حکومت سے لئے ہیں یا موجودہ حکومت سے جو مولوی مراعات لے رہے ہیں انہیں کس سے تشبیہ دیں گے؟ اصل میں خراسانی صاحب کو حصہ نہیں ملا، مل جاتا تو یوں امت کے متفقہ اسلاف کے دامن پر کیچڑ نہ اچھالتے۔

اور پھر خراسانی صاحب ایرانی مجوسیوں کی مدح و منقبت میں یہ بھول گئے کہ ان کا نام نہاد "اسلامی انقلاب" لاکھوں بے گناہ انسانوں کے خون سے رنگین ہے۔ اس انقلاب کے نتیجہ میں ایران میں جو قتل و غارت گری ہوئی اور مخالف و موافق کو ذرا سی بات پر جس انداز میں تہ تیغ کیا گیا اس سے تو چنگیز و ہٹلر کی روحیں بھی شرما گئیں۔ ان انسان دشمن موذیوں سے اپنے ملک کے ہی نہیں بلکہ ہمسایہ ممالک کے معصوم لوگ بھی محفوظ نہ رہ سکے آپ کے ملک میں ہونے والے فرقہ وارانہ فسادات کی کڑیاں انہیں سے تو جا ملتی ہیں

خراسانی صاحب بھول گئے کہ انقلاب کے صرف ابتدائی تین سالوں میں بیس ہزار سیاسی مخالفین کو پھانسیوں پر لٹکایا گیا۔ عراق کے خلاف دس لاکھ "پاسداروں" کو بے مقصد جنگ میں مروایا گیا۔ ہمسایہ ممالک میں اپنے مخالفین کو قتل کرایا گیا۔ کوئٹہ میں ابھی وہ لوگ موجود ہیں جو گواہی دیں گے کہ کس طرح ایرانی کمانڈوز کوئٹہ کی سنی آبادی پر حملہ آور ہوئے۔ سنی نوجوانوں کو قتل کیا اور سنی خواتین کو ختم کرکے ان کے پستان کاٹے گئے۔ ایرانی مجوسیوں کے مذہبی پیشوا خمینی لعین کی کتابیں اصحاب و ازواج رسول کے خلاف دل آزار تحریروں سے بھری ہوئی ہیں۔ خراسانی صاحب یہ آپ کو کیوں نظر نہ آئیں؟

لاہور کے علاقہ ٹھوکر نیاز بیگ میں کرائے کے قاتلوں کا نشانہ کون لوگ ہیں؟ گزشتہ سے پیوستہ رمضان المبارک میں مساجد کے اندر بم دھماکے کرنے والے لوگ کون تھے؟ کبھی خیال فرمایا آپ نے؟

اور ہاں ایک بات تو رہ چلی تھی کہ آپ کو تاریخ اسلام کے گزشتہ حکمرانوں کی عیاشی کا بڑا قلق ہے مگر کیا آپ کو معلوم نہیں ان عیاش و بدمعاش لوگوں کا یہ عالم ہے کہ متعہ جو سراسر اخلاق سے گری ہوئی چیز اور زنا ہے یہ ان کے کالے مذہب کا ایک رکن ہے۔

خراسانی صاحب نے موجودہ بے دین اور فاسق و فاجر حکمرانوں اور صحابئ رسول سیدنا معاویہؓ کو ایک ہی صف میں کھڑا کرنے کی کوشش کی ہے اس طرزِ عمل کو خراسانی ٹٹو کی دُلتی تو کہا جا سکتا ہے، علم، تحقیق، دیانت اور ایمان سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

کچھ شرم کیجیے اگر کہیں سے ملتی ہے۔